SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Saturday June 12, 2004

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at fifty five minutes past eight in the evening with Mr. Acting Chairman (Mr. Khalil -ur-Rehman) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ولو بسط اللہ الرزق لعبادہٖ لبغوا فی الارض و لکن ینزل بقدرٍ ما یشاء انہ بعبادہ خبیر بصیر۔ و ھو الذی ینزلّ الغیث من بعد ما قنطوا و ینشر رحمتہ و ھو الولی الحمید۔

ترجمہ: اور اگر خدا اپنے بندوں کے لیے رزق میں فراخی کر دیتا تو زمین میں فساد کرنے لگتے۔ لیکن وہ جس قدر چاہتا ہے اندازے کے ساتھ نازل کرتا ہے بے شک وہ اپنے بندوں کو جانتا (اور) دیکھتا ہے اور وہی تو ہے جو لوگوں کے نا امید ہو جانے کے بعد مینہ برساتا اور اپنی رحمت (یعنی بارش

کی برکت) کو پھیلا دیتا ہے اور وہ کارساز (اور) سزاوار تعریف ہے۔

(شوریٰ : ۲۷۔ ۲۸)

PANEL OF PRESIDING OFFICERS

جناب قائم مقام چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

In pursuance of Sub-Rule (1) of Rule 14 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, I nominate the following members, in order of precedence, to form a Panel of Presiding Officers for the 13th session of the Senate of Pakistan.

1. Ch. Muhammad Anwar Bhinder
2. Mr. Justice (Retd.) Abdur Razzaque Thahim
3. Prof. Khurshid Ahmed

LEAVE OF ABSENCE

جناب قائم مقام چیئرمین: جناب نثار احمد میمن صاحب گزشتہ بارہویں اجلاس کے دوران مورخہ ۵ مئی کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے ایوان سے اس تاریخ کے لیے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا درخواست منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: جناب طارق عظیم خان نے ملک سے باہر ہونے کی وجہ سے مورخہ ۱۲ تا ۱۵ جون کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا درخواست منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: جناب ایس ایم ظفر صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر آج مورخہ ۱۲ جون کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا درخواست منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: محترمہ ممتاز بی بی نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر آج

مورخہ ۱۲ جون کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا درخواست منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: محترمہ فوزیہ فخر الزمان خان نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر آج مورخہ ۱۲ جون کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا درخواست منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: ڈاکٹر عبدالحفیظ شیخ صاحب وزیر برائے نجکاری نے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری دورے کی وجہ سے ملک سے باہر ہیں اس لیے ۱۲ جون تا ۳ جولائی اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

جناب آفتاب احمد خان شیر پاؤ نے اطلاع دی ہے کہ وہ اپنے بڑے بھائی کی وفات کی وجہ سے آج مورخہ ۱۲ جون کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

As we had a tacit understanding that we shall have a certain amount of time for points of order.

اور اس سے پہلے یہ بھی کہا گیا تھا کہ فاتحہ بھی پڑھی جائے گی۔ سید ہدایت اللہ شاہ۔

FATEHA

سید ہدایت اللہ شاہ۔ جناب چیئرمین! شکریہ، سب سے پہلے ممتاز عالم دین جناب مفتی نظام الدین شامزئی صاحب جو شہید ہو چکے ہیں ان کے لئے اور کور کمانڈر پر حملے کے دوران جو ہمارے فوجی بھائی شہید ہوئے ہیں، ان کے لئے اور اسی طرح کراچی میں مسجد اور امام بارگاہ پر جو حملہ ہوا ہے ان کے لئے، اسی طرح ٹرک کے حادثے میں 45 آدمی جو ننھیا گلی کے قریب شہید ہوئے ہیں ان کے لئے اور اسی طرح جناب آفتاب شیرپاؤ صاحب کے بڑے بھائی شیر محمد خان صاحب کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ مشاہد حسین صاحب، آپ کا ایک special case ہے۔

جناب مشاہد حسین سید۔ جناب والا! ضمیر نیازی صاحب جو بہت معروف صحافی تھے جن کی بڑی contribution تھی اور جنہوں نے freedom of press کے بارے میں بڑی

commitment show کی اور "Press in Chains" کتاب بھی لکھی، میں سمجھتا ہوں کہ ان کو ہمیں honour کرنا چاہیے اور ان کے لئے بھی فاتحہ خوانی کی جائے۔

(فاتحہ خوانی کی گئی)۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ سید محمد حسین صاحب۔

POINTS OF ORDER

1. RE: RESTLESSNESS IN WANA.

سید محمد حسین ۔بسم اللہ الرحمان الرحیم۔

جلتا ہے جن کا خون چراغوں میں رات بھر

ان غم زدوں سے پوچھ کبھی قیمت سحر

آج وانا میں جو کچھ ہو رہا ہے یقیناً پوری دنیا کے مسلمان اس پر غمزدہ ہیں ۔ افسوس! وہ بھی دن تھے ، وہ بھی وقت تھا کہ قبائلیوں کے غیور عوام اپنے ٹرکوں اور بسوں پر "پاک فوج کو سلام" لکھتے تھے ، آج وہ دن بھی دیکھنا پڑا کہ وہ لوگ دوبارہ برش اٹھا کر اپنے ٹرکوں اور بسوں سے یہ پیارے الفاظ مٹا دیتے ہیں۔ یہ کس کا قصور ہے، کس کی غلطی ہے ؟ غور کرنا چاہیئے کہ فوج اور عوام کو کیوں لڑایا جا رہا ہے؟

جناب قائم مقام چیئرمین۔ مختصر تقریر فرمائیں، کیوں کہ پندرہ بیس حضرات نے بولنا ہے اور ہمارے پاس سب کے لئے تیس منٹ ہیں۔Please be very short

سید محمد حسین ۔ پہلے بھی وانا والوں کو ایک شکار سمجھ کر ان پر حملہ کیا گیا اور ان کے بچوں کو یتیم کر دیا گیا ، ہم نے پہلے بھی اس کو ظلم کہا ہے اور آج بھی اس کو ظلم کہتے ہیں۔ قبائلیوں نے قربانی دی ان کو قربانی کی سزا دی جا رہی ہے ۔ پاکستان میں جو بھی قربانی دے اس کو قربانی کا بدلہ سزا کی صورت میں ملتا ہے ۔ قبائلیوں نے پاکستان کے لئے قربانی دی ہے اور اب قبائلیوں کو پاکستان میں شمار نہیں کیا جا رہا۔

گلستان کو لہو کی ضرورت پڑی ، سب سے پہلے گردن ہماری کٹی

پھر بھی کہتے ہیں مجھ سے یہ اہل چمن ، یہ چمن ہمارا ہے تمہارا نہیں

ہم اس ظلم کے خلاف ، جبر کے خلاف walk out کا اعلان کرتے ہیں کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ اس ظلم کو بند کر دیا جائے اور مشاورت کی صورت میں اس مسئلے کو حل کیا جائے۔

پروفیسر خورشید احمد ۔میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ مسئلہ سیاسی حل چاہتا ہے فوجی نہیں۔۔

(اس مرحلے پر اپوزیشن walk out کر گئی)

Mr. Acting Chairman: Wasim Sahib, do you want to call them back.

Mr. Wasim Sajjad: Sir, it is token walk out.

جناب قائم مقام چیئرمین: یہ کہیں زیادہ نہ ہو جائے۔

جناب اسفند یار ولی: جناب چیئرمین! میں ایک بات بالکل واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ we are against terrorism, whether the terrorism takes place in Wana, whether the terrorism takes place in Karachi, whether the terrorism takes place in Quetta, sectarian violence ہو چاہے terrorism ہو آج اگر آپ پچھلے 20، 15 دنوں پر نظر دوڑائیں تو پورے ملک میں

Government has absolutely failed to control terrorism, it has failed to control terrorism in Karachi, it has failed to control terrorism in Quetta, it has failed to control terrorism anywhere. Therefore, in reaction to the failure of the government to control terrorism wherever it is, whether it is in Wana, whether it is in Karachi, whether it is in Quetta, we as a protest, go out on a token protest.

(At this stage combined opposition went out on a token walk out)

جناب قائم مقام چیئرمین: آغا صاحب آپ کا ایک point of order تھا

Why don't you say in their absence unless you want to do it in front of them. Let them come back to hear the answer. Now they are on token

protest

آپ ایک منٹ wait کریں۔ جی آغا صاحب آپ فرمائیں۔

II. Re: DELAY IN P.I.A FLIGHTS.

جناب کامل علی آغا: جناب میں ایک بڑی اہم نشاندہی کرنا چاہتا ہوں۔ آج لاہور سے 4:20 پر PIA کی flight تھی جسے یہاں پر 5:15 تک پہنچنا تھا لیکن اس نے اسلام آباد میں 6:00 بجے land کیا۔ آپ imagine کریں کہ تقریباً 40 منٹ تک اسلام آباد پر وہ پرواز جاری رہی اور یہ announce کیا گیا کہ 8 پروازیں land کرنے کے بعد 9th باری اس جہاز کی آئے گی۔ میں آپ کے notice میں یہ لانا چاہتا ہوں کہ اگر لاہور سے اسلام آباد کی flight کو manage نہیں کیا جا سکتا اور یہ اطلاع موجود نہیں تھی کہ یہاں پر land کرنے پر کتنی دیر لگے گی تو میں سمجھتا ہوں کہ پھر جو دور سے آنے والی پروازیں ہیں ان کا کیا حشر ہو رہا ہو گا۔ یہ قوم کے سرمائے کا ضیاع ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ جو اڑھائی، تین لاکھ روپے کا --- مجھے پتا نہیں ہے کتنا ہے میں estimate نہیں کر سکتا کتنا fuel ضائع ہوا ہو گا اور کتنا قوم کا سرمایا اس طریقے سے ضائع ہو رہا ہے یہ قطع نظر اس بات کے کہ اس کے علاوہ بھی PIA Parliamentarians کے ساتھ جو رویہ رکھے ہوئے ہے گزشتہ دنوں سے ---

جناب قائم مقام چیئرمین: یہ آپ سب کمیٹی میں کہیں۔

جناب کامل علی آغا: جناب! میں آپ کے یہ notice میں لانا چاہتا ہوں کہ میری لاہور سے confirm ticket تھی اور میں یہ پہلے بھی آپ کے notice میں لایا تھا، یہ ضرور بات ہے کہ میں وہاں پر دیر سے پہنچا لیکن میرے بعد دو boarding cards issue کیے گئے اور مجھے boarding card نہیں issue کیا گیا، اس کے باوجود کہ میں نے اس کو request کی کہ دیکھیں یہ طریقہ نہیں ہے۔ میں نے meeting میں جانا ہے اور میرا جانا ضروری ہے ۔ مجھے پھر یہاں by road آنا پڑا اور میں نے Railway Standing Committee attend کی۔

اس سے اور زیادہ شدید احتجاج میں جناب چیئرمین! کرنا چاہتا ہوں کہ اس سے قبل ایک ایسا واقعہ ہوا کہ مجھے بھی اور دوسرے لوگوں کو انکار کیا گیا کہ جہاز full ہے لیکن جب مجھے

بٹھایا گیا تو میرے front والی جو سیٹ تھی دونوں اطراف پر وہاں پر دو سیٹیں centre والی خالی رکھی گئی تھیں۔ میں نام نہیں لینا چاہتا دو وفاقی سیکرٹری وہاں پر موجود تھے۔ وہ چونکہ ایک ایک seat پر بیٹھے ہوئے تھے اس لیے ان کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے ایک ایک seat خالی رکھی گئی تھی اور پھر سینیٹر کو انہوں نے ان سے پیچھے بٹھایا حالانکہ seats آگے موجود تھیں۔ میں آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ یہ رویہ بھی جاری ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی I note it.

جناب کامل علی آغا: یہ میری request ہے کہ یہ معاملہ کمیٹی کے سپرد کیا جائے اور اس کا notice لیا جائے کہ یہ واقعات کیوں ہو رہے ہیں اور اتنی mismanagement کیوں ہے۔ شکریہ۔

Mr. Acting Chairman: Thank you very much. Just a second please.

ایک منٹ، ایک منٹ، please بیٹھیں۔

Normally, there is no response to a point of order but Interior Minister is here and he wants to respond to the two speakers who spoke on various issues. Now, you have the floor.

(interruption)

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ privilege motion پیش کریں۔

I said noted and if you are feeling very strongly about it, please put up a privilege motion. نہیں نہیں میں آپ کو دو منٹ دوں گا، دیکھیے میں نے انہیں floor دیا ہے۔

(interruption)

ڈاکٹر عزیز اللہ سنکزئی: کوئٹہ سے ہم لوگ روانہ ہوئے، موسم کی خرابی کی وجہ سے نو بجے سے وہ کہتے رہے آدھا آدھا گھنٹے کے بعد، رات تین بجے ہم اسلام آباد آئے اور انہوں نے

کسی بھی passenger کو کھانا نہیں دیا۔ جب ہم Station Manager سے ملے اور ہم نے کہا کہ ہم تین سینیٹر اس میں سفر کر رہے ہیں تو اس نے کہا کہ ہم نے سینیٹر بہت دیکھے ہیں۔ لہذا میں آپ کے توسط سے اس House میں یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ ان کو ذرا لگام دیں-----

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ privilege motion لائیں اس پر and just do proper action.

ڈاکٹر عزیز اللہ سنکزئی: تو یہ ہے صورتحال ہمارے ساتھ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: تو یہ صورتحال درست ہوگئی ہے۔

ڈاکٹر عزیز اللہ سنکزئی: ہم ان کی تائید کرتے ہیں۔ PIA کا قبلہ درست کیا جائے۔

جناب کامل علی آغا: آپ ایک issue پر extraordinary behave کر رہے ہیں اور latitude دے رہے ہیں تو -----

جناب قائم مقام چیئرمین: میں کوئی latitude نہیں دے رہا ہوں۔ میں آپ کو کہہ رہا ہوں کہ آپ privilege motion لائیں۔

جناب کامل علی آغا: وزیر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، آپ یا تو ان سے جواب لیں یا پھر کمیٹی کے سپرد کریں ورنہ یہ بات ہوا میں رہ جائے گی اور یہ تو کوئی طریقہ نہیں ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: یہ کوئی ہوا کی بات نہیں ہے۔

جناب کامل علی آغا: میں پرسوں شام کی بات بتاتا ہوں۔ پرسوں شام سات بجے کی flight تھی، دس بجے تک انتظار کرکے ہم by road لاہور گئے ہیں تو یہ management ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آغا صاحب دیکھیں میں نے آپ کی بات سن لی ہے۔ میں نے کہا ہے کہ point of order پر response نہیں ہوتا، unless the Minister wants to. کیا آپ اس پر response دینا چاہتے ہیں؟ اگر آپ دیتے ہیں تو ٹھیک ہے۔ O.K.

Rao Sikandar Iqbal: I will inquire into the matter and get back to him.

Mr. Acting Chairman: Thank you. Faisal sahib. I have given him floor twice.

Mian Raza Rabbani: It is in relation to the honourable Minister. I was just saying that if the honourable Minister would wait, there are two or three other Senators who are on the same subject on Wana, Karachi and F.C. and then collectively........

Mr. Acting Chairman: Do you have the patience to wait?

Makhdoom Syed Faisal Saleh Hayat: Sir, I have all the patience. The point is that is such point of order allowed? And if it is allowed under what rule it is allowed?

Mr. Acting Chairman: We will come back to that.

مخدوم سید فیصل صالح حیات: جناب آپ میری عرض سنیں۔ Sir, everyone across both the aisles, they are very well aware of the prevalent rules and the conduct and the procedure. اب یہ جو point of order ہے، is it in the form of a...... Call Attention Notice یا ہے Adjournment Motion یا ہے، یہ کس حوالے سے----- اب یہ points of order ہیں اور آپ ان کو allow کیے جا رہے ہیں۔ مجھے ان پر respond کرنے کا جو موقع ہے۔ ہونا یہ ہے، میں اس لیے عرض کر رہا ہوں کہ یہ یہاں پر ایک وتیرہ بن چکا ہے کہ پہلے اپنی بات کر لو، پورا (xxx) اچھال لو، (xxx) بولو جتنا (xxx)+ بولنا ہے، اس کے بعد جب respond کا وقت آئے تو----

(interruption)

Mr. Acting Chairman: Order in the House. Please delete these

+ (xxx) The words expunged by the orders of the Acting Chairman.)

words. I have done the deletion.

مخدوم سید فیصل صالح حیات: جناب آپ کہاں تک deletion کروائیں گے؟ جناب اب آپ جو مرضی کریں۔ You are the Chairman, آپ جو مرضی کریں۔ بات یہ ہے کہ جب respond کرنے کا وقت آتا ہے، جیسا کہ ان کے colleagues نے National Assembly میں کیا۔ They walked out very conveniently ان میں جواب سننے کا حوصلہ نہیں ہے۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ سنیں نا اس کو۔ اس نے آپ کو سنا ہے۔ بھئی انہیں سننے تو دو نا۔

مخدوم سید فیصل صالح حیات: اگر آپ نے اونچا بول کے ہی اپنا point منوانا ہے تو ہم کئی گنا اونچا بول سکتے ہیں۔ یہ طریقہ غلط ہے۔ یہ جو دھونس دھاندلی کا طریقہ اختیار کرتے ہیں یہ غلط ہے۔ یہ دھونس دھاندلی سے اپنا point منوانا چاہتے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: یار یہ کیا بات ہوئی۔ پروفیسر صاحب آپ انہیں سمجھائیں۔ اپنی بات انہوں نے کرلی اب اس کی بات بھی سنیں۔

مخدوم سید فیصل صالح حیات: بات سننے کی جب ان میں ہمت پیدا ہوگی تب ہم بات کریں گے۔

Mr. Acting Chairman: I have deleted those words.

(interruption)

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ دیکھیں نا آپ نے بات کرلی ہے۔ اب اس کی بات سنیں۔ اس کے بعد پھر آپ کھڑے ہو کے بولیں۔

مخدوم سید فیصل صالح حیات: جناب میری ایک گزارش ہے۔ اگر آپ نے point of order پر بلوانا ہے پھر ایک وہاں سے بولے گا اور ایک یہاں سے بولے گا یا اس طرح کرلیں کہ یہاں سے بھی بہت سارے لوگ بولنا چاہتے ہیں۔ I will wind up at the

end but یہ نہیں ہوگا کہ وہاں سے وہ سارے بول لیں۔ اس کے بعد end پر انہوں نے یہ کہنا ہے کہ کیونکہ یہ کچھ ہو رہا ہے اس لئے ہم walk out کرتے ہیں۔ National Assembly میں پچھلے تین چار دنوں سے یہی ہوتا رہا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: یہ National Assembly نہیں ہے۔

مخدوم سید فیصل صالح حیات: جناب یہاں پہلے بھی ہو چکا ہے۔ بلوچستان کی صورت حال میں پہلے جو token walk out ہوئے ہیں، کس لئے وہ token walk out ہوئے ہیں۔ ابھی آپ نے رویہ دیکھ لیا ہے کہ آپ کی ruling کے باوجود آپ کے لئے جو ان کے دل میں respect ہے وہ انہوں نے خود exhibit کر دی ہے۔ اس سے بڑھ کے اور میں کیا بات کر سکتا ہوں۔ اگر مجھے موقع فراہم کیا جائے تو میں ساری بات کھل کے بتا دیتا ہوں۔ اس پر اگر یہ respond کرنا چاہیں تو کریں۔ جو یہاں پر وانا پر بات ہوئی ہے۔

(مداخلت)

Mr. Acting Chairman: Prof. Sahib have patience for God's sake.

آپ بعد میں بات کریں پہلے ان کو سنیں۔

مخدوم سید فیصل صالح حیات: اگر اونچا بولنے سے مسائل حل ہوتے ہیں تو یہاں بہت کچھ حل ہو چکا ہوتا لیکن جناب اونچا بولنے سے مسائل حل نہیں ہوتے۔ بات یہ ہے کہ ملک کی law and order کی situation آپ سب کے سامنے ہے۔ میں اسی ہاؤس میں many times before this evening اس بارے میں بڑی مفصل statement دے چکا ہوں۔ پچھلے ڈیڑھ سال سے اس ملک میں ایک سازش کے تحت destabilization کا عمل شروع کرنے کی کوششیں ہو رہی تھیں، جب سے یہ democratic government وجود میں آئی تھی۔ کبھی بلوچستان اور پنجاب کا جو border area ہے وہاں پر شورش شروع ہو جاتی تھی۔ کبھی بلوچستان کے دیگر علاقوں میں ڈیرہ بگٹی، سوئی، کوئٹہ، کبھی Northern areas میں، کبھی کراچی میں، یہاں تک کہ دسمبر میں President کے اوپر بھی attempt کئے گئے۔ یہ کیوں ہو رہا ہے۔ جو

government نے ایک conscious decision لیا ہے کہ ہم نے war against terror کو
اس کے logical conclusion تک لے کے جانا ہے' اس کے منطقی انجام تک لے کے جانا
ہے۔ اس حوالے سے ہماری concerted policy ہے

which is borne out of our convictions and more than that it is requirement of the modern times, present times

کہ ہم اس policy پر پورے focused انداز سے اپنے آپ کو آگے لے کے چل رہے ہیں۔
اب اس کے راستے میں بہت سارے مسائل بھی ہیں۔ یقیناً یہاں پر بہت سارے ایسے عناصر ہیں'
ایسے elements ہیں جو کہ Government کی اس conscious and focused policy کے
حق میں نہیں ہیں۔ ان کے اپنے agendas ہیں۔ ان کے اپنے political agendas ہیں' ان
کے اپنے sectarian agendas ہیں۔ ان کے اپنے ethnic agendas ہیں اور سب سے بڑھ
کے جو دہشت گردی کے حوالے سے بات کی جاتی ہے' یہ دہشت گردی ایک ایسا
phenomenon بن چکا ہے کہ وہ صرف پاکستان تک confined نہیں ہے۔ t is today a
Universal phenomena, International phenomena. آج صرف آپ پاکستان میں
دہشت گردی کے حوالے سے یہ اقدامات یا جو incidents ہو رہے ہیں' آپ اس طرف نہیں دیکھ
رہے' ملک اور اس کے region سے آپ باہر دیکھیں۔ سعودی عرب' ترکی' Middle East کے
دیگر ممالک میں کیا ہو رہا ہے۔ Europe میں چلے جائیں' Spain میں دیکھ لیں' Central Asia
میں دیکھیں لیں۔

The whole region and even beyond that, that is in the grip of these terrorist elements

اب پچھلے ڈیڑھ دو سال سے ہم نے یہ جو campaign شروع کر رکھی ہے

against these terrorist elements, it has borne fruit, we had tremendous successes. In fact unprecedented successes.

ہم نے "القاعدہ"' اس کے affiliates اور ان کے associates اور ان کے allies اور جتنے ان
کے connected اور related networks ہیں ان میں ایک major dent ڈال دیا ہے۔

Now, these forces of extremism, of obscurantism and terrorism they are on the run.

ہم نے ان کے بے پناہ planners, architects, financier اور سب سے بڑھ کر facilitators کو apprehend کیا ہے۔ ان سے ہمیں بہت سی اور leads ملی ہیں جن leads کو سامنے رکھتے ہوئے ہم نے اپنے اور operations conduct کئے اور اپنی strategy کو اور زیادہ enhance کیا۔ Now, I will come to the present situation in Wana۔ پچھلے چھ ماہ سے وانا کی جو صورتحال تھی it was a bubble which shred to errupt اور وہ جناب کیسے ہوا؟ جب ہم نے ان تمام elements کو کیونکہ پاکستان

as an important member of the International coalition, fighting terrorism, we have a domestic requirement to meet and we are also obliged to undertake our International requirements, as responsible member of the International comity of Nations

پاکستان کے اندر کچھ elements ہیں اور کچھ تھے جو پاکستان کی سرزمین کو، پاکستان کے resources کو، پاکستان کے وسائل کو استعمال کر کے، اندرون ملک بھی terrorism اور لاقانونیت میں ملوث تھے اور بیرون ملک بھی across our borders, in particular our western borders دہشت گردی میں ملوث ہو رہے تھے۔ اب کیا اس صورتحال میں حکومت پاکستان خاموش تماشائی بنی رہے؟ یہ objectives of the government قطعاً نہیں؛ جناب، ہمارا ایک goal ہے، واحد ایک goal ہے کہ پاکستان کے کسی بھی علاقے میں جہاں سے دہشت گردی کی کارروائیاں جاری ہوں گی جن کی ہمیں اطلاع ملے گی، وہاں پر ہم ان دہشت گردوں کے خلاف ہر صورت میں کارروائی کرنی ہے۔ this is what is expected of us and this is what should be expected from us? وانا کے حوالے سے پچھلے آٹھ دس مہینوں میں دوسری ایجنسیاں تھیں، فاٹا کی ایجنسیاں ہیں، اور جناب ڈپٹی چیئرمین! فاٹا کے عوام پاکستان کے بڑے proud citizens ہیں۔ تمام فاٹا کے عوام، ہمیں اس میں کسی قسم کا کوئی شک نہیں ہے۔ محب وطن ہیں، جتنے پاکستان کے دیگر علاقوں کے عوام محب وطن ہیں، یقیناً اتنے ہی

فاٹا کے غیور عوام بھی محب وطن ہوں گے۔ لیکن بات یہ ہے کہ یہ غلط perception لگا کر کہ وہاں پر operation وہاں کے عوام کے خلاف کیا جا رہا ہے ۔ آپ کس کو mislead کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ؟ میں جناب بڑے وثوق سے اس floor of the House پر یہ statement دینا چاہتا ہوں کہ وہاں پر کوئی بھی اور کسی قسم کی کارروائی وہاں کے عوام کے خلاف conduct نہیں کی جا رہی۔ کارروائی اگر وہاں پر ہو رہی ہے ، کل بھی ہو رہی تھی ، آج بھی اگر ہو رہی ہے، اور کل بھی اگر وہ جاری رہے گی تو وہ صرف اور صرف ان غیرملکی عناصر کے خلاف ہوگی جنھوں نے پاکستان کی سرزمین کو اپنے ناپاک اور مذموم عزائم کی تکمیل کے لئے استعمال کرنا شروع کر رکھا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ان کے ان مقامی patrons اور جو لوگ ان کی پشت پناہی کرتے ہیں ان کے خلاف یہ کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے۔

جناب والا! میں اس کا بڑا مختصر سا back ground عرض کرنا چاہتا ہوں ۔حکومت نے وانا کے حوالے سے بے پناہ اور unprecedented لچک دکھائی ہے۔ پچھلے سال دسمبر 2003 میں حکومت نے تمام غیرملکیوں کے لئے عام معافی کا اعلان کیا تھا اور ہمیں توقع تھی کہ اس عام معافی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے جتنے بھی وہاں پر غیرملکی لوگ ہیں وہ اب main stream میں حکومت کی اور موجودہ system کی اور اس علاقے کی جو cultural روایات ہیں، جو sensitivities ہیں، اس کی main stream میں آنا شروع ہو جائیں گے کیونکہ ہم نہیں چاہتے تھے کہ confrontation کا level اس حد تک آگے بڑھے جہاں پر حالات مزید خراب ہوں ۔ بہت چند لوگوں نے اس amnesty کا فائدہ اٹھایا۔ بہت سے غیر ملکی لوگ جو تھے انہوں نے اس کا فائدہ نہیں اٹھایا کیونکہ ان کا ایجنڈا ہی اور تھا ۔جس طرح میں نے پہلے آپ کو عرض کیا تھا ان کا ایجنڈا بالکل مختلف تھا ۔ اس کے بعد ہم مختلف حوالوں سے اس dead line کو آگے بڑھاتے رہے ۔ ہم نے وہاں کے local jirga کو grand jirga کو activate کیا۔ ان jirgas نے اپنے لشکر تشکیل دیئے، political انتظامیہ اس میں اپنی involvement کرتی رہی ۔ یہ تمام sequence event 28th March,2004 تک چلتا رہا ۔ وہاں ہمارے elected MNAs صاحبان اور ہمارے Senators بھی تھے خاص کر ہمارے دو ایم این اے صاحبان مولانا معراج الدین صاحب اور غلام احمد صاحب نے بھی اس جرگے میں شرکت کی اور ایک agreement تشکیل پایا۔ یہ

agreement شکئی agreement کے نام سے آپ سب کے سامنے ہے اور سب نے دیکھا کہ اس میں بہت ساری شقیں تھیں۔ سب سے اہم شق یہ تھی کہ جتنے بھی وہاں پر مطلوب لوگ ہیں، جو غیر قانونی کارروائیوں میں ملوث رہے ہیں، وہ surrender کر دیں۔ پانچ لوگوں نے surrender کیا آپ سب نے ان کو TV پر دیکھا ہوگا۔ اس surrender کے بعد یہ طے پایا کہ وہ پانچ لوگ اس بات کا بندوبست کریں گے اور اس چیز کو یقینی بنائیں گے کہ جتنے غیر ملکی وہاں پر موجود ہیں جن کی تعداد چارسو، پانچ سو، چھ سو کوئی census وہاں پر نہیں ہوا لیکن یہ اندازہ تھا کہ اس کے برابر ان کی تعداد ہوگی۔ تمام غیر ملکیوں کو وہاں پر surrender کرائیں گے they will laydown their arms and they will give surity of their goodconduct and good behaviour, and they will be allowed to live in a peaceful manner in Wana, Shekai and their joining areas یعنی پورے south Waziristan میں۔ یہ تھا agreement کا basis حکومت نے اپنے طور پر یہ ensure کیا اس agreement میں کیونکہ ہم نے اس سے پہلے فروری میں ایک operation کے ذریعے جب 128 لوگ گرفتار کئے تھے تو ہم نے یہ یقینی دہانی کرائی کہ وہ 128 لوگ release کر دیئے جائیں گے، جو لوگ surrender کریںگے we will give them all possible assistance and facilitate their peacefulco-existance alongwith the rest of the tribal people

حکومت نے اپنے تمام وعدے اور commitment کو honour کردیا لیکن ان لوگوں نے اپنی کسی commitment کو پورا نہیں کیا۔ پہلے تاریخ 30 اپریل 2004 رکھی گئی جو deadline تھی cut of date کی کہ اس تاریخ تک یہ لوگ surrender کریں گے۔ اس تاریخ کو غیر ملکیوں نے surrender نہیں کیا۔ اس کے بعد اس تاریخ میں توسیع کرکے 7 مئی تک کردیا گیا۔ انہوں نے پھر بھی surrender نہیں کیا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین! اس کے بعد 9 مئی کو علی الصبح ہماری Frontier corp کی ایک check post پر جہاں ہمارے سپاہی اور جوان ڈیوٹی دے رہے تھے، ان دہشت گردوں نے ان پر حملہ کیا، ہمارے 9 جوانوں کو وہاں سے kidnap کیا، ان کو اپنے ٹھکانوں پر لے گئے اور ان سب جوانوں کے سروں میں point blank range سے گولیاں ماریں، ان کو شہید کیا۔ Autopsy

report آپ کے سامنے ہے۔ اس میں سے چھ دیر کے رہنے والے تھے جو کل قاضی صاحب نے اسمبلی میں بھی بات کی ہے ۔ جناب !وہاں تک بات ختم نہیں ہوئی۔ میں اپنے تمام معزز اراکین کو یہ بات بتانا چاہتا ہوں کہ یہ بات وہاں پر ہی ختم نہیں ہوئی۔ ان ۹ جوانوں کو وہاں پر شہید کیا گیا اور ان کی لاشوں کو بری طرح mutilate کیا گیا۔ ان کے حصے ٹکڑے کئے گئے۔ کیا اسلام ہمیں اس بات کا درس دیتا ہے؟ کیا ہمارا مذہب، ہماری روایت ہمیں اس بات کا درس دیتی ہیں؟ جناب چیئرمین! اس سے بڑھ کر اس نو تاریخ سے دو دن پہلے وہاں پرانہی غیر ملکی دہشت گردوں میں سے چار کو ہم نے گرفتار کیا، کس طریقے سے گرفتار کیا، یہ بھی سننے کی اور آپ کی توجہ طلب بات ہے۔ چار برقع پوش خواتین وہاں پر جا رہی تھیں۔ ہماری سیکورٹی کے فورسز کو شک ہوا کہ یہ چال ڈھال سے تو خواتین نہیں لگتیں۔ جب ان کے قریب جا کر ان کو چیک کرنے کی کوشش کی گئی تو انہیں نے برقعوں کے اندر سے جدید ہتھیار نکال کر ہمارے سیکورٹی حکام پر فائرنگ شروع کر دی۔ اس کے بعد ان کو گرفتار کر لیا گیا۔ اب صورتحال جناب ڈپٹی چیئرمین----

Mr. Acting Chairman: The procedural thing I am sorry to pertain. If I sit on the Chair, it is a chair, there is no Deputy.

Makhdoom Syed Fasial Saleh Hayat : I am sorry, I am sorry, Mr. Chairman.

اب یہاں پر جو بات کی گئی ہے کہ پاکستانی افواج کے خلاف وہاں پر نفرت پیدا کی جا رہی ہے اور وہ قبائلیوں پر ظلم کر رہے ہیں۔ میں اس بات کی پرزور تردید کرنا چاہتا ہوں کہ کوئی آپریشن کسی پاکستانیاور قبائلی کے خلاف نہیں ہو رہا۔ تمام قبائلیوں کا جو ساتوں ایجنسیوں میں رہتے ہیں بشمول ساؤتھ وزیرستان کے ، ہمیں ان کا دل کی گہرائیوں سے احترام ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ ان کے دل میں پاکستان کی محبت اسی طریقے سے دھڑکتی ہے جس طرح ہمارے دلوں میں ہے۔ ہم ان کے روایتی، قبائلی سسٹم ان کی cultural sensitivities ان کی traditions کا احترام کرتے ہیں۔ یہ غیر ملکی لوگ جو ؤانا کے اورشکئی کے علاقے میں موجود ہیں یہ سب سے بڑے انسانیت کے دشمن ہیں۔ اسلام کے دشمن تو ہونگے۔ وہاں کے علاقے بھی سب سے بڑے

دشمن ہیں۔ ان کو واناسے، شگئی سے یا پاکستان کی سرزمین سے قطعاً کوئی محبت نہیں ہے۔ جس طرح میں نے آپ کو کہا کہ یہ برقعے میں جو چیچن اور ازبک لوگ گرفتار کئے گئے، یہ ہماری جو فاٹا میں مائیں بہنیں ہیں اب کل کو یہ ان کی بے حرمتی کروانے کے درپے ہیں کہ برقع پہن کر باہر نکلو، اپنے آپ کو اس طرح میدان میں لے کر آؤ کہ کل کو جب ہماری دیگر مائیں بہنیں بیٹیاں نکلیں گی تو ان کی بھی بے حرمتی اس طریقے سے ہو۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ذرا وائنڈ اپ کریں۔

مخدوم سید فیصل صالح حیات: تھوڑا سا آپ مجھے موقع دیں یہ بڑا اہم issue ہے اس لئے میں آپ کا شکر گزار ہوں، آپ نے بڑی patience دکھائی ہے۔ میں آپ کا شکریہ بھی ادا کرنا چاہتا ہوں لیکن مجھے اس sequence سے بات کرنے دیں ورنہ out of context بھی بات ہو سکتی ہے۔ ہمارا آپریشن ان elements کے خلاف ہے۔ شگئی میں کیا ہو رہا ہے۔ شگئی میں "القاعدہ" کے ٹریننگ ایریاز موجود ہیں۔ وہاں پر فائرنگ رینج بھی موجود ہیں اور سب سے بڑھ کر وہاں پر transit points بنے ہوئے ہیں۔ القاعدہ کے active elements کے not sleeping elements میں آپ کو پھر عرض کروں گا کہ ایک مہینہ پہلے یہاں پر جو جرگہ تشکیل دیا گیا۔ اس جرگے نے اسی علاقے کا ایک لشکر تشکیل دیا۔ یہ تین سے چار ہزار افراد پر مشتمل tribal لشکر تھا۔ اس لشکر کو بذات خود شگئی میں جانے سے روکا گیا۔ اس لشکر کو بھی انہوں نے وہاں پر داخل نہیں ہونے دیا۔ یہ تو صورتحال ہے۔ گورنمنٹ نے اپنے طور پر جس حد تک ہو سکتا تھا حالات کو قابو سے باہر نہیں ہونے دیا، ہم نے لچک دکھائی، اس کے باوجود ہم نے لچک دکھائی کہ ہم پر بے پناہ نکتہ چینی بھی کی گئی کہ وہاں پر گورنمنٹ action نہیں لے رہی۔ ہم نے بے پناہ لچک دکھائی لیکن جناب چیئرمین ہم جن لوگوں کا وہاں پر سامنا کر رہے ہیں وہ نہ تو مسلمان ہیں اور اگر وہ مسلمان ہیں تو وہ کیسے مسلمان کہ جو دوسرے مسلمان کا خون کرنے کے درپے ہیں۔ میں تو جناب یہاں پر یہ بھی کہتا ہوں کہ یہ تو انسانیت کے دائرے سے بھی خارج ہیں۔ گورنمنٹ نے یہ فیصلہ کر رکھا ہے کہ ایسے لوگوں کا ہر قیمت پر قلع قمع کیا جائے۔ کراچی کے واقعات جو ہو رہے ہیں، کوئٹہ کے واقعات اور ملک کے دیگر حصوں میں جو دہشت گردی کے مختلف واقعات

ہوئے ہیں ان میں سے اکثر کا' باقی سب کا نہیں اکثر کی کڑی جا کر وانا سے ملتی ہے۔

وانا میں جو اسلحہ اور بارود اکٹھا کیا گیا ہے اور وہاں پر جو ٹریننگ دی گئی ہے اس کا ان واقعات کے ساتھ آپس میں direct linkage ملتا ہے اور اس سے بڑھ کر جناب چیئرمین کسی کو اس کے بارے میں کوئی شک نہیں ہونا چاہیے۔ آپ نے حال ہی میں دو تین دن پہلے ان پانچ لوگوں میں سے یقیناً ایک دو کی پریس کانفرنس BBC پر ' ان کا statement سنا اور پڑھا بھی ہو گا' میں نام نہیں لینا چاہتا ان میں سے ایک کا کہ جس نے surrender کیا۔ جب کور کمانڈر کے قافلے پر attack ہوا تو جناب اس نے کہا کہ ہم نے اب کراچی میں attack کیا ہے' اب ہمارا اگلا ہدف لاہور اور اسلام آباد ہے۔ کیا اس کے بعد آپ پھر بھی سمجھتے کہ حکومت خاموش تماشائی بنی بیٹھی رہے۔ یہاں پر لوگوں کے ساتھ دن دہاڑے جو پُرتشدد واقعات رونما ہو رہے ہیں۔ یہ جو suicide bombing اور جو اس قسم کی violence کی activities ہو رہی ہیں' کیا ہم اس کے متعلق action نہ لیں؟ جناب ہم بہت لچک دکھا چکے ہیں' بہت صبر کر لیا۔ ایسے لوگوں کے ساتھ آپ انسانیت یا مذہب کی زبان نہیں بول سکتے کیونکہ ان کو ایسی زبان کی سمجھ ہی نہیں آتی' ان کو ایک ہی زبان سمجھ آتی ہے۔ آج آپ نے اخباروں میں دیکھا کہ ان کی جو تصویریں آئی ہیں' ان کی شکلیں تو دیکھیں' ان میں سے کوئی آپ کو پاکستانی نظر آتا ہے۔ اخباروں میں جو ان لاشوں کی تصویریں ہیں کیا ان میں سے ایک بھی پاکستانی دکھائی دیتا ہے' سب کے سب غیر ملکی ہیں۔ جیسے میں نے پہلے کہا چیچن' ازبک' عرب نژاد ' افغانی اور روسی نژاد یہ لوگ ہیں۔ جن کا پاکستان کے ساتھ قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے' ان کو پاکستان کے ساتھ رتی بھر بھی محبت نہیں ہے۔ ہم نے جو کل آپریشن شروع کیا ہے یہ سوچ سمجھ کر شروع کیا ہے اور جناب چیئرمین یہ آپریشن اس وقت تک جاری رہے گا جب تک نہ صرف وانا ' شکئی' جنوبی وزیرستان' فاٹا بلکہ پاکستان کے دیگر حصوں میں ان عناصر کا مکمل طور پر خاتمہ نہیں کر لیتے۔ یہ آپریشن کسی صورت میں ختم نہیں ہو گا۔ بہت شکریہ جناب۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ۔ اسحاق ڈار صاحب۔ ...before you start

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: جب میں بول رہا ہوں تو please keep quiet انہوں نے بڑی اچھی نشاندہی کی ہے کہ یہ point of order کوئی نہیں بنتا ہے لیکن through circumstances یہ یہاں کی ریت بن گئی ہے اور جب ریت بن جائے تو اسے نبھانا پڑتا ہے تو اس لئے میں اسے نبھا رہا ہوں۔ but basically I do not agree with it.

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: انہوں نے اتنی لمبی تقریر کی ہے-----

جناب قائم مقام چیئرمین: انہوں نے آپ کے points کو explain کیا ہے جو کہ آنے والے ہیں۔ آپ بولیں، آپ کو کسی نے روکا ہے۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب موقع دیں تو بولیں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی اسحاق ڈار صاحب۔

III. RE: DEPORTATION OF SHAHBAZ SHARIF.

جناب محمد اسحاق ڈار: جناب چیئرمین بہت شکریہ۔ مجھے اس کا شدید احساس ہے کہ آج budget day ہے اور ابھی Finance Minister نے بجٹ بھی پیش کرنا ہے اور rather lay کرنا ہے۔ یہ ہمیں معلوم ہے کہ NFC Award جو 97ء میں مسلم لیگ کی حکومت نے 2002ء میں پچھلا NFC finalise کیا تھا، اس کی revision اور اس کا جو تمام review تھا وہ جون 2002ء میں due تھا اور ابھی تک finalise نہیں ہو سکا۔ اس کی absence میں جو بجٹ ہے میرے colleague اس پر آپ کے ساتھ بات کرنا چاہتے ہیں۔ میں صرف آپ کی اور اس ہاؤس کی توجہ پچھلے سیشن اور اس سیشن کے درمیان ہونے والے ایک اہم واقعے کو جو ایک پاکستانی citizen کے ساتھ رونما ہوا ہے، کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور اسے record پر لانا چاہتا ہوں کہ ہماری پارٹی کے صدر میاں محمد شہباز شریف جو کہ ایک پاکستانی شہری بھی ہیں، پاکستان کے ایک سب سے بڑے صوبے کے چیف منسٹر بھی رہے ہیں، جس کی performance کو اس کے دوست اور دشمن، دونوں acknowledge کرتے رہے ہیں، ان کے ساتھ جو treatment ہوئی، جس طریقے سے Supreme Court کی judgement کو flout کیا گیا۔ یہ ایک categoric اور clear judgement تھی کہ He can enter in Pakistan and can

دی statement یہ publicly سے highest forum کے پاکستان remain in Pakistan. گئی کہ اس کے بعد یہ بار بار کہا گیا we will respect the Supreme Court judgement کہ he will not be deported، جتنے stances بدلے گئے اور جو Internationally efforts کی گئیں کہ وہ پاکستان میں داخل نہ ہو، یہ سب کے سامنے ہیں۔ جب وہ تمام معاملات fail ہو گئے اور حکومت اپنے مقاصد میں کامیاب نہ ہو سکی اور مختلف lobbying، مختلف diplomatic channels، مختلف Heads of States کو involve کرنے کے باوجود حکومت انہیں پاکستان آنے سے نہیں روک سکی۔ اس پرعزم انسان کی پاکستان میں آنے کی کوشش کو روکنے کے لئے اسے deport کیا گیا۔ یہ سراسر پاکستان کے آئین کی توہین تھی۔ یہ پاکستان کی سپریم کورٹ کی judgement کی توہین تھی اور یہ پاکستان کے قانون کی توہین تھی۔ اس وقت پاکستان میں ایک national unity, national consensus ایک agenda of کی ضرورت ہے۔ میرا خیال ہے کہ پاکستان کی جو موجودہ حکومت ہے، اس نے national unity نا عاقبت اندیشی میں ایک بہت برا قدم اٹھایا۔ اسے اس شخص کو deport نہیں کرنا چاہیے تھا جب وہ تیار تھا کہ اسے جیل بھیجیں۔ جب اس نے کہا کہ میں اپنے cases کو face کرنے کے لئے تیار ہوں۔ آپ cases 1,2,3,15,20 ان پر بنائیں، جتنے مرضی بنائیں، میرا خیال ہے کہ یہ بہت بدقسمت دن تھا کہ ہم نے ایک اور موقع گنوایا کہ پاکستان کی ایک major political party کا صدر پاکستان میں واپس آنا چاہتا تھا، ہم نے اسے غلط بیانی کے ساتھ deport کیا۔

Mr. Acting Chairman: Thank you.

جناب محمد اسحاق ڈار: میری عرض سنیں۔ اسے یہ کہا کہ ہم آپ کو اسلام آباد لے کر جا رہے ہیں۔

Mr. Acting Chairman: You have made the point.

Mr. Muhammad Ishaq Dar: I will take two minutes more.

اسے جب یہ کہا گیا کہ ہم آپ کو اسلام آباد لے کر جا رہے ہیں اور اس کو اسلام آباد کی بجائے جدہ کی طرف روانہ کر دیا گیا تو میرا خیال ہے کہ یہ ایک شرم ناک واقعہ تھا۔ یہ contempt of

Supreme Court تھی اور اس کو جتنا condemn کیا جائے ' اتنا ہی کم ہے اور اس میں جتنے لوگ شامل تھے ' جن کا یہ فیصلہ تھا' میں strongly ان کو condemn کرتا ہوں اور اپنی پارٹی کی طرف سے token walk out کرتا ہوں۔

Mr . Acting Chairman: Thank you very much . Mr Nisar Memon Sahib.

(اس موقع پر اپوزیشن کے تمام اراکین ہاؤس سے walk out کر گئے)

جناب قائم مقام چیئرمین: میرا خیال ہے کہ آپ کے تمام token آج ختم ہو جائیں گے۔

IV.RE: DEATHS DUE TO POLLUTED DRINKING WATER.

جناب نثار احمد میمن: بہت بہت شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں آج اس ہاؤس میں ان بدنصیب لوگوں کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو کہ حیدرآباد شہر کے شہری تھے اور ان لوگوں کی کوتاہی کی وجہ سے موت کے گھاٹ اتر گئے، جنہوں نے پانی کا انتظام کرنا تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ شہید ہیں۔ اگر ہم دیکھیں تو اس پورے سانحہ میں اب تک جو کچھ ہوا ہے' یہ درست نہیں ہوا ہے۔ جنہوں نے اپنے فرائض سے کوتاہی کی ہے 'ہم ان کی مذمت کرتے ہیں۔ یہ بہت ضروری ہے کہ جن لوگوں نے پانی کی regulation میں کوتاہی کی ہے ' انہیں نہ صرف ان کے عہدوں سے ہٹایا جائے بلکہ ان کو معطل کیا جائے اور جو enquiry اس واقعہ کے متعلق ہو رہی ہے' اسے اس ہاؤس میں پیش کیا جائے۔ اس واقعہ میں چالیس سے زیادہ لوگ وفات پا گئے ہیں - اس لئے متعلقہ حکام کے خلاف F.I.R کاٹی جائے اور انہیں قانون کے مطابق عبرت ناک سزا دی جائے تاکہ ان لوگوں کے لئے جنہوں نے آئندہ لوگوں کو پینے کا پانی مہیا کرنا ہے ' وہ اس میں کوئی کوتاہی نہ برتیں۔ بہت شکریہ۔

Mr . Acting Chairman: Thank you very much . Mr . Aslam Buledi Sahib.

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: میں بھی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین : آپ کا تو اس میں نام ہی نہیں ہے۔ بلیدی صاحب !

(مداخلت)

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: مجھے موقع دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین : نہیں ، آپ کو وقت نہیں مل رہا ہے۔ بلیدی صاحب کدھر ہیں۔ بلیدی صاحب ! کیا آپ نہیں بولیں گے۔ جب آپ کی باری آئے گی تو بولیں۔ بلیدی صاحب۔

جناب محمد اسلم بلیدی: شکریہ ، جناب چیئرمین ! ----

جناب قائم مقام چیئرمین: جناب short

جناب محمد اسلم بلیدی: Sir پانچ منٹ کا آپ نے commitment کیا تھا۔ پانچ منٹ سے زیادہ نہیں لوں گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: دو منٹ کا۔

V.RE:DETERIORATING LAW AND ORDER IN THE COUNTRY

جناب محمد اسلم بلیدی: Sir میں law& order کے حوالے سے کچھ گزارشات کرنا چاہتا ہوں۔ آج وانا سے لے کر کراچی تک، گلگت سے لے کر کوئٹہ تک اس ملک میں جو صورتحال پیدا ہوئی ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس تمام صورت حال کی ذمہ داری اس ملک کے غیر قانونی ، غیر آئینی اور مارشلائی حکمرانوں پر عائد ہوتی ہے۔ جناب چیئرمین ! وہی لوگ جو کسی زمانے میں establishment کے مفادات کی جنگ افغانستان میں لڑ رہے تھے، امریکی مفادات کی جنگ افغانستان کے اندر لڑ رہے تھے تو ان کا نام مجاہدین تھا ۔ مجاہد اعظم تھا اور اس ملک میں پاکستانی establishment کی شکل میں ان کے جو غلام تھے انہوں نے بھی امریکہ کا ساتھ دے کر انہی لوگوں کو مجاہدین کا نام دیا تھا۔ جب افغانستان کے اندر امریکہ کی ترجیحات بدل گئیں تو وہ سب دہشت گرد بن گئے۔ ہم ترقی پسند ، قوم پرست قوتیں اس وقت بھی کہتے تھے کہ جناب یہ کوئی

جہاد نہیں یہ دہشت گردی ہے، یہ امریکی مفادات کی جنگ ہے، یہ establishment کے مفادات کی جنگ ہے لیکن مختلف حوالوں سے، اس ملک کی جمہوری قوتوں پر، اس ملک کی ترقی پسند قوتوں کے خلاف فتوے دیئے گئے، ہمیں غیر ملکی قوتوں کا ایجنٹ کہا گیا لیکن وقت اور حالات نے ثابت کیا کہ ہم اس وقت بھی اس ملک کے حق میں بولتے تھے اور تاریخ اور وقت نے ثابت کیا کہ اس وقت بھی اس ملک کی establishment غلطی پر تھی اور اس وقت اس ملک کی ملا شاہی غلطی پر تھی اور وزیر داخلہ صاحب یہ فرما رہے ہیں کہ وانا میں غیر ملکی موجود ہیں، کراچی میں غیر ملکی موجود ہیں۔ ہم ان سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ ان غیر ملکیوں کو لانے والے، یہاں پر بسانے والے، یہاں پر training دینے والے کون تھے؟

(مداخلت)

جناب محمد اسلم بلیدی: آپ جس کی گود میں بیٹھے ہیں وہ وہی لوگ تھے ہم نہیں تھے۔ ہم اس وقت بھی انتہا پسندی کی مخالفت کرتے تھے اور ابھی بھی کرتے ہیں اور یہ ملک جس صورت حال سے دوچار ہے یہ انہی لوگوں کی کارستانیاں ہیں۔ کراچی کے اندر ایک مہینے کے اندر ۶۰ قتل ہوئے ہیں۔ وہاں پر نہ کوئی فوجی محفوظ ہے، نہ وہاں پر کوئی مسجد محفوظ ہے، نہ وہاں پر کوئی امام بارگاہ محفوظ ہے۔ اس کی ذمہ داری کس پر جاتی ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم ہر قسم کے تشدد کے خلاف ہیں ہم ہر قسم کی دہشت گردی کے خلاف ہیں۔ کراچی میں ۳۵ لاکھ سے لیکر ۴۰ لاکھ تک غیر ملکی رہتے ہیں۔ کیا یہ حکومت کی ذمہ داری نہیں ہے کہ ان غیر ملکیوں کو اپنے ملکوں میں واپس بھیج دیں یا ان غیر ملکیوں کی رجسٹریشن کا کوئی انتظام کریں۔ جس ملک کے اندر غیر قانونی طور پر سارے جہاں کے لوگ بیٹھتے ہیں۔ ان کو ہر قسم کی سہولیات ملتی ہیں تو اس ملک کا یہی انجام ہو گا جو آج پاکستان کا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ دیکھیں، دو منٹ کا فیصلہ ہوا تھا، میں نے آپ کو پانچ منٹ دیئے ہیں otherwise پھر کسی کو time نہیں ملے گا 10 'O clock is a deadline.

جناب محمد اسلم بلیدی۔ صرف ایک منٹ please, میں یہ کہتا ہوں کہ اس ملک میں law and order کے break down کی ذمہ داری قبول کرکے وزیر داخلہ صاحب کو

استعفیٰ دینا چاہیئے۔ یہ اس عہدے پر بیٹھنے کے قابل نہیں ہیں۔ یہ نہ President کو protection دے سکا، نہ Corps Commander کو protection دے سکا، نہ مساجد کو protection دے سکا، نہ مدارس کو protection دے سکا، نہ غیرملکیوں کو register کروا سکا، یہ ساری ناکامیاں وزیر داخلہ پر جاتی ہیں، ان کو استعفیٰ دینا چاہیئے۔ ایسے نااہل شخص کو ایسے اہم عہدے پر نہیں بیٹھنا چاہیے۔

جناب محمد اعجاز الحق۔ Point of order. جناب! انہوں نے علمائے کرام کے خلاف جو اتنا بڑا لفظ استعمال کیا ہے اور ان میں سے کسی نے یہاں اعتراض نہیں کیا، میں یہ کہوں گا کہ انہوں نے جو "ملا شاہی" کا لفظ استعمال کیا ہے اس کو record سے حذف کیا جائے کیونکہ پورے پاکستان کے علماء کی توہین کی ہے۔ اس کو آپ ریکارڈ سے حذف کریں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ یعنی سکھا شاہی سے ملا دیا ہے۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین۔ کاکڑ صاحب! بات یہ ہے کہ meeting ہوئی تھی اور speakers کے متعلق اس میں detail سے بات ہوئی تھی۔ آپ میں سے بھی یا تو ربانی صاحب بولیں گے یا صفدر عباسی صاحب بولیں گے۔

جناب محمد اعجاز الحق۔ جناب چیئرمین! میرے خلاف جو بات کی گئی ہے میں اس کا جواب دینا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ آپ دل بڑا رکھیں، بیٹھ جائیں۔

جناب محمد اعجاز الحق۔ یہ دل بڑا کرنے کی بات نہیں، یہ میرے خلاف کیسے ایسے بات کر سکتے ہیں۔

انہوں نے جو تقریر کی ہے میں اس کا دگنا جواب یہاں پر دے سکتا ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ مجھے پتا ہے آپ بڑے قابل ہیں۔

جناب محمد اعجاز الحق۔ جناب والا! مجھے آپ ٹائم دیں میں ان کی پوری تقریر کا یہاں پر جواب دیتا ہوں۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ ان کے الفاظ صحیح نہیں ہیں۔

جناب محمد اعجاز الحق۔ پہلے بھی صحیح تھے اور آج بھی صحیح ہیں۔

Mr. Acting Chairman: Address the Chair, no cross talk.

(interruption)

Mr. Acting Chairman: Ejaz, please sit down. Mohim Khan Baloch.

VI. RE: NFC AWARD.

جناب مہیم خان بلوچ۔ جناب والا! میں آج اس ایوان کے گوش گزار کرتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے بعد ہمارے ملک کا قومی بجٹ پیش ہونے والا ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ قومی بجٹ پیش ہونے سے پہلے ایک بہت ہی اہم مسئلہ حل ہوتا لیکن وہ حل نہیں ہو سکا۔ وفاق اس ملک کی پہچان ہے، چودہ کروڑ عوام کی پہچان ہے۔ وفاق کے اندر چار اکائیاں ہیں اور ان اکائیوں اور وفاق کے درمیان ہم آہنگی اور لگن ضروری ہے۔ اکائیوں کے درمیان آپس میں بھی ہم آہنگی ضروری ہے۔ NFC award Budget کا بنیادی حصہ ہے اس لئے کہ اس ملک میں تمام مالیاتی اختیارات مرکز کے پاس ہیں۔ گو کہ میں اور میری پارٹی اس سے اختلاف رائے رکھتے ہیں لیکن اس وقت آئین میں یہ چیز موجود ہے۔ ملک کی چار اکائیوں اور وفاق کے درمیان ہم آہنگی کو برقرار رکھنے کے لئے 6th NFC Award جو ایک issue تھا اور ہے، اس کو حل ہونا چاہیئے تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ حل نہ ہوا تو وفاق اور اکائیوں کے درمیان جو دوری اور منفی رجحانات ہیں وہ برقرار رہیں گے اور یہ اچھی بات نہیں ہے۔ گو کہ اس سلسلے میں ہمارے وزیر خزانہ شوکت عزیز صاحب نے بڑا role ادا کیا لیکن ان کو چاہیے تھا کہ وفاق اور اکائیوں کے درمیان جو ایک ہم آہنگی پیدا ہوئی تھی، اکائیوں کے درمیان بھی ہم آہنگی پیدا ہونی چاہیے تھی۔ ایک اکائی کی ہم آہنگی نہ ہونے کی وجہ سے مجموعی طور پر NFC Award کا مسئلہ اب تک باقی ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ ہمارے Finance Minister اپنے اس بجٹ میں اس مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کریں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ۔ پروفیسر صاحب، آپ نے بولنا ہے، کیوں کہ آپ نے اپنی باری ان کو دے دی تھی۔اس کے بعد

I am going to allow only one speaker i.e., Raza Rabbani. 10 'O clock was dead time, it is coming ten O'clock.

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: بھئی آپ دیکھیں، آپ سارے وہاں وہاں تھے we came to an agreement کہ آدھا گھنٹہ لیکن میں نے آپ کو ڈیڑھ گھنٹہ دے دیا ہے۔ جی کاکڑ صاحب۔

جناب رحمت اللہ کاکڑ ایڈووکیٹ: جناب چیئرمین صاحب! یہاں سینیٹ کا ایک ممبر پاکستان کے لاکھوں افراد کو represent کرتا ہے اور ہمارے Interior Minister صاحب نے یہاں بیٹھے ہوئے ساڑھے چھ کروڑ پاکستانیوں کے representatives کو جھوٹا کہہ کر ان کی توہین کی ہے تو جناب والا! کیا پاکستان کے اس ایوان بالا میں اس Chair کی طرف سے یہ بازاری زبان جائز تھی یا ہے، اگر نہیں ہے تو میں گزارش کروں گا کہ ہمارے Interior Minister صاحب اس پورے ہاؤس سے معافی مانگیں اور ان الفاظ کو expunge کیا جائے۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جو الفاظ expunge کروانے تھے وہ میں نے کروا دیئے ہیں۔ باقی میں نے ان کی گفتگو سنی ہے وہ بڑی شستہ تھی اور بڑی ٹھیک ٹھاک تھی اور جو غلط بات تھی وہ ہم نے نکال دی ہے۔ جی امان اللہ صاحب but you have two minutes.

VII. RE: RE-REGISTRATION OF PEOPLE AT GWADAR.

جناب امان اللہ کنرانی: جناب چیئرمین! آپ کے توسط سے بلوچستان جو پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے، جو پاکستان کا سب سے بڑا richest صوبہ ہے، جو پاکستان کی قومی آمدنی کا 35% گیس اور معدنیات کی شکل میں provide کرتا ہے مگر آج وہاں پر آگ لگی ہوئی ہے۔ جناب چیئرمین! گوادر کو ایک پولیس سٹیٹ بنا دیا گیا ہے۔ جس طرح وانا میں غیر ملکیوں کی registration کا کہا جا رہا ہے، آج گوادر کے اندر پاکستانی شہریوں کو کہا جا رہا ہے کہ وہ اپنی

registration کرائیں جب کہ آپ کے پاس یہاں آبادی کی registration موجود ہے۔ آپ کے پاس شناختی cards موجود ہیں۔ آپ کے پاس voter lists موجود ہیں۔ ہمیں بتایا جائے آیا گوادر اور وانا کا آپس میں کوئی nexus ہے کہ گوادر کے شہریوں کو کہا جا رہا ہے کہ وہ اپنی دوبارہ registration کرائیں؟ کیا وہ ابھی پاکستان میں آئے ہیں۔ ہم کہتے ہیں اگر registration کرانا ہے تو کراچی والوں کی کرائیں' جہاں میرے بھائی نے کہا 35 لاکھ غیر ملکی بیٹھے ہیں جو 1947 کے بعد (XXX)+ پاکستان میں آکر آباد ہوئے ہیں۔ ان کی registration کرائیں۔ لیکن جو صدیوں سے وہاں پر موجود ہیں' جو اومان کے اندر گئے تھے' انہوں نے پاکستان کی خاطر پیسے دے کر' جانیں قربان کر کے اور اپنی مالی دولت دے کر اپنے آپ کو اومان سے آزاد کرایا اور پھر آ کر پاکستان میں شامل ہوئے' آج ان سے کہا جا رہا ہے کہ وہ اپنی registration دوبارہ کرائیں۔ جناب چیئرمین! اسی بلوچستان کے اندر سوئی کے اندر دو واقعات ہوئے ہیں۔4 اور 5 جون اور 9 اور 10 جون کی درمیانی رات کو Frontier Corps والوں نے بغیر کسی اشتعال کے وہاں کے شہریوں کے اوپر Firing کی جس کے نتیجے میں وہاں پر 9 شہری زخمی ہوئے ہیں' دو عورتیں زخمی ہوئی ہیں اور ایک بچہ زخمی ہوا ہے۔ جناب چیئرمین! اس ملک کو دہشت گردی کے لئے کہا جاتا ہے کہ استعمال کیا جا رہا ہے ہم سمجھتے ہیں کہ سب سے بڑا(xxx)+

Mr. Chairman: Scrub these remarks.

جناب امان اللہ کنرانی: اگر آپ نے Law and order کو بہتر بنانا ہے (xxx)+ معصوم لوگوں کی جانوں کو محفوظ کریں-----

(مداخلت)

جناب امان اللہ کنرانی: بلوچستان اسمبلی نے ایک قرار داد پاس کی ہے اس کے باوجود (xxx)+ Firing ہوئی ہے وہاں شہری ہلاک ہوئے ہیں۔ وہاں شہریوں پر Firing ہوئی ہے۔

+[xxxx Words expunged by the orders of the Acting Chairman.]

ہے۔ میں آپ کی اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ بہت شکریہ۔۔

Mr. Acting Chairman: All these remarks have got to be scrubbed.

جناب بابر خان غوری: جناب جنہوں نے پاکستان بنایا۔ پاکستان کی خاطر، اسلام کی خاطر ہجرت کی، انہوں نے ان کو کہا کہ وہ پیسوں کی لالچ میں آئے۔ یہ الفاظ واپس لیں۔ یہ توہین ہے، یہ قیام پاکستان کی توہین ہے۔ یہ غلط بات ہے۔ انہوں نے یہ کس طرح کی بات کی ہے۔ جو الفاظ انہوں نے استعمال کیے ہیں وہ تمام الفاظ delete کیے جائیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: یہ الفاظ واپس لیں یا نہ لیں، یہ الفاظ حذف ہو گئے ہیں۔ I have told them to scrub it. بس اب ٹھیک ہے۔ یہ جو بالکل ہی غلط باتیں کی ہیں انہوں نے وہ حذف ہوگئی ہیں۔ پروفیسر غفور صاحب آپ بولیں گے۔

Please sit down everybody else.

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: وہ میں کر لوں گا۔

I will edit it. I will edit it myself. You have no time. Either of you......

(مداخلت)

Mr. Acting Chairman: I cannot do that. This is not my jurisdiction to ask him. How can I ask him to apologize.

(interruption)

Mr. Acting Chairman: At the most I can do is

کہ ان کے remarks میں نے حذف کرا دیے ہیں and that is enough. پروفیسر صاحب آپ بولیں۔ نہیں نہیں پہلے پروفیسر صاحب کو بولنے دیں۔ Please sit down بھئی جو کہا گیا ہے، بی بی! وہ حذف ہوگیا ہے۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: تو اب کیا کریں؟ ان کو پکڑ کر مارنا ہے۔ کیا بات کرتی ہیں۔

جناب وسیم سجاد: جناب والا! میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ فیصلہ یہ ہوا تھا کہ points of order زیادہ سے زیادہ 45 منٹ تک ہوں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: لیکن یہ تو ایک گھنٹہ 45 منٹ ہوگئے ہیں۔ اب کیا کرسکتے ہیں؟ اب دیکھیں یہ تو انہوں نے ہی decide کیا تھا۔ I could not stop it. عباسی صاحب I have covered them up. پروفیسر صاحب آپ بولیں please.

VIII. RE: LAW AND ORDER IN KARACHI.

پروفیسر غفور احمد: جناب چیئرمین! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ محترم وزیر داخلہ نے جتنی طویل تقریر فرمائی ہے اگر ان کی کارکردگی اس کا دس فیصد بھی ہوتی تو شاید ملک کے حالات آج بہت بہتر ہوتے۔

جناب چیئرمین! کراچی ملک کا اہم ترین شہر ہے۔ یہ صوبے کو تقریباً 80% سے زائد revenue دیتا ہے اور مرکز کو تقریباً 70% لیکن طویل عرصہ سے کراچی بدامنی کا شکار ہے، بالخصوص مئی اور جون کے مہینے میں جو روح فرسا واقعات ہوئے ہیں اس میں صرف کراچی ہی نہیں بلکہ پورے ملک کو دہلا کر رکھ دیا ہے۔ جناب چیئرمین! حیدری مسجد کے امام نے صوبائی حکومت کو کئی بار مطلع کیا کہ ہمیں مسلسل دھمکیاں مل رہی ہیں، حفاظت کا معقول بندوبست کیا جائے لیکن ایسا نہیں کیا گیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ نماز جمعہ کے وقت بم کا دھماکہ ہوا 20 سے زائد افراد شہید ہوئے، 50 سے زائد زخمی ہوئے اور سازش یہ تھی کہ اس کے برابر میں اہل سنت والجماعت کی ایک مسجد ہے، پورے شہر میں اور پورے ملک میں شیعہ سنی فسادات ہوجائیں گے۔ لیکن جناب چیئرمین! لوگ سمجھدار ہیں، سنی حضرات نے نماز چھوڑ کر اپنے شیعہ بھائیوں کی مدد کی، انہیں ہسپتال پہنچایا، خون کے عطیات دیے اور زخمیوں کے علاج کا انہوں نے بندوبست کیا۔ اس کے بعد جناب چیئرمین! حکومت کا فرض یہ تھا کہ وہ مساجد اور امام بارگاہوں کی حفاظت کا بندوبست کرتی لیکن اس کے بعد آپ نے دیکھا کہ علی رضا امام بارگاہ پر پھر بم کا دھماکہ ہوا، پھر بہت سے

لوگ شہید ہوگئے اور کتنے ہی لوگ زخمی ہوگئے۔ یہ بھی حکومت کی عدم کارکردگی ہے۔

پھر جناب چیئرمین! ہمارے ملک کے ایک ممتاز دانشور، دینی اور سیاسی راہنما جناب مفتی نظام الدین شامزئی نے بھی حکومت کو مطلع کیا کہ ہمیں بھی دھمکیاں مل رہی ہیں لیکن جب وہ اپنے گھر سے دارالعلوم جا رہے تھے پڑھانے کے لیے تین اطراف سے نہایت ماہر حملہ آوروں نے ان پر گولیوں کی بوچھاڑ کردی، وہ شہید ہوگئے، ان کا بھتیجا زخمی ہوا۔ ان کا ڈرائیور زخمی ہوا۔ یہ اس وقت ہوا ہے کہ جب وہ برابر لوگوں کو بتا رہے تھے کہ ایسا ہو سکتا ہے۔

جناب چیئرمین! یہ تو soft target تھے لیکن سب سے زیادہ جو تشویشناک صورت حال ہے وہ یہ ہے کہ دس جون کو کلفٹن bridge پر جو کراچی کے کور کمانڈر کا convoy جا رہا تھا، اس میں ظاہر ہے مشین گنیں لگی ہوتی ہیں اور آگے اور پیچھے گاڑیاں ہوتی ہیں۔ ایک گاڑی bridge پر کھڑی ہوئی تھی۔ وہاں سے خود کار ہتھیاروں سے حملہ کیا گیا، فائرنگ کی گئی اور فائرنگ میں گیارہ افراد جاں بحق ہوگئے۔ ان میں سات فوجی تھے، تین پولیس کے لوگ تھے اور ایک راہگیر تھا۔

جناب چیئرمین! میں پوچھتا ہوں کہ وزیر داخلہ یہ بتائیں کہ کلفٹن bridge پر گاڑی کیوں کھڑی ہوئی تھی اور وہ گاڑی بھی چوری کی تھی۔ یہ ان کی کارکردگی ہے۔ الفاظ ان کے بہت ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان کی ترجیحات بالکل مختلف ہیں۔ ان کی کوئی چیز ایسی نہیں ہے کہ لوگوں کی زندگی بچانے کے لئے کوئی بندوبست کریں۔ میمن صاحب نے بالکل درست کہا ہے کہ حیدر آباد میں زہریلا پانی پینے سے چالیس سے زیادہ افراد جاں بحق ہو چکے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں حیدر آباد گیا تھا۔ وہاں کا ہسپتال میں نے visit کیا۔ ہسپتال کے لوگوں نے کہا کہ ہمارے پاس ڈاکٹر نہیں ہیں۔ ہمارے پاس paramedical staff نہیں ہے۔ ہمارے پاس نرسیں نہیں ہیں۔ ہمارے پاس funds ہیں لیکن حکومت نے پابندی عائد کی ہوئی ہے کہ ہم بھرتی نہں کر سکتے۔ یہ صورت حال ہے جس سے عام شہری دوچار ہے۔ کسی کی جان، مال، عزت و آبرو محفوظ نہیں ہے اور یہ دہشت گردی کو مٹانے کے نام پر عام شہریوں کو ختم کر رہے ہیں، ان کی جانوں سے کھیل رہے ہیں اور یہ ان کی اہلیت ہے، عدم کارکردگی ہے کہ آج اس ملک میں ہر آدمی یہ سمجھتا ہے کہ وہ اپنے گھر سے جب نکلے گا تو اس کے بعد وہ خود پہنچے گا

یا اس کی لاش پہنچے گی۔

جناب چیئرمین! میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ حکومت کو توجہ دلائیں کہ وہ عام شہریوں کی جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت کا بندوبست کریں۔ بہت شکریہ۔

Mr. Acting Chairman: Thank you very much. Raza Rabbani Sahib.

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب ایک منٹ لوں گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: دیکھئے آپ کی پارٹی بول چکی ہے۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: وہ تو ٹھیک ہے لیکن---

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ نے ضرور بولنا ہے۔ ٹھیک ہے only one minute.

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب چیئرمین! آپ کی بہت مہربانی کہ آپ نے اہم موضوع پر مجھے بولنے کا موقع دیا۔

ہم آہ کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
جو قتل کرتے ہیں چرچا تک نہیں ہوتا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: یہ آپ دیکھ لیں کہ کراچی میں جو واقعات ہوئے، کوئٹہ میں اور وانا میں بھی، مفتی شامزئی ایک عالم دین تھے۔ ان کو ایک منصوبے کے تحت شہید کیا گیا اور تیسرے دن امام بارگاہ میں اس کے ردعمل میں بے گناہ لوگ شہید کئے گئے یہ تاثر دینے کے لئے کہ یہاں فرقہ واریت کا معاملہ ہے۔

جناب چیئرمین! میں کہہ سکتا ہوں کہ کوئی فرقہ واریت ملک میں نہیں ہے۔ یہ ایک منصوبے کے تحت ہوا ہے۔ وزیر داخلہ صاحب بیٹھے ہوئے ہیں وہ مجھے بتائیں کہ جو بھی واقعات ہوئے کیا اب تک ان میں ملوث کوئی بھی ملزم گرفتار ہوا ہے؟ اگر واقعات ہونے کے بعد اصل ملزم گرفتار نہیں ہوتے ہیں تو یہ کس کی کمزوری ہے اور کس کی نااہلی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان

کو اخلاقاً resign کرنا چاہئے اور جیسا کہ مشاہد صاحب نے ایک تجویز دی کہ پاکستان میں جب مشرف صاحب بھی محفوظ نہیں ہیں اور کراچی کا کور کمانڈر بھی محفوظ نہیں ہے ، اس کا مطلب ہے کہ یہاں کوئی Law and Order نہیں ہے اور یہاں کسی کی جان و مال کا تحفظ نہیں ہے۔

میں یہ مشورہ دیتا ہوں کہ امریکہ نے اس کے لئے کوئی الگ ادارہ امن و امان کے لئے قائم کیا ہے تو پاکستان کو بھی اس پر سوچنا چاہیے۔ جناب یہ جو قتل و غارت ہو رہا ہے یہ ملک کے لئے بہت نقصان دہ ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کو دوام دینے کے لئے یہ ساری چیزیں ہو رہی ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: بس ہو گیا بلیدی صاحب۔ رضا ربانی صاحب۔ the last speaker and no more. You are the last one.

میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین صاحب ! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے یہ موقع فراہم کیا۔ ویسے تو بجٹ پر تفصیلاً بحث اگلے ہفتے شروع ہو گی لیکن ابتدا میں صرف اتنا کہنا چاہوں گا کہ ایک سرمایہ دار دوست بجٹ جو آج نیشنل اسمبلی میں --

Mr. Acting Chairman: But isn't it early in the day to talk about the Budget.

Mian Raza Rabbani: Sir, if you let me complete. You are wasting our own time.

Mr. Acting Chairman: No, no, I am not wasting the time, I am putting you on the right path.

Mian Raza Rabbani: Sir, I am on the right path

کہ یہ ایک سرمایہ دار دوست بجٹ ہے جو نیشنل اسمبلی کے اندر پیش کیا گیا ہے ۔ لیکن اس کے علاوہ مجھے یہ بات نہایت افسوس کے ساتھ کہنی پڑتی ہے کہ جب یہ حکومت آئی تھی ایک منتخب حکومت کو ہٹا کر تو جنرل مشرف کا جو سات points agenda تھا، اس میں یہ کہا گیا تھا کہ صوبائی ہم آہنگی کو فروغ دیا جائے گا اور اس کے ساتھ ساتھ صوبوں کے درمیان ایک ایسی فضا

پیدا کی جائے گی جس میں equal distribution of resources کی جائے گی۔ مجھے آج یہ بات بڑے افسوس سے کہنی پڑتی ہے کہ حکومت کی سب سے بڑی ناکامی یہ ہے کہ وہ نیا NFC Award نہیں دے سکی اور وہ مسلسل Article160 کی خلاف ورزی کر رہی ہے کیونکہ Article160 کے تحت نیا NFC Award پانچ سال کے اندر آ جانا چاہیے تھا۔ یہ نہایت افسوس کی بات ہے کہ وزیر خزانہ پورے ملک کو اس بات پر misguide کرتے رہے کہ آج یا کل صوبوں کے درمیان consensus develop ہو جائے گا جبکہ consensus کہیں دور دور تک develop ہونے کا کوئی امکان نہیں تھا۔ وفاقی حکومت نے ایک ہٹ دھرمی کی position اختیار کی ہوئی تھی اور آج جو بجٹ بن رہا ہے اور جو صوبوں کے بجٹ بن رہے ہیں، وہ پرانے NFC Award کے تحت بن رہے ہیں۔ بالخصوص جو چھوٹے صوبے ہیں، وہ اس بات کو محسوس کر رہے ہیں کہ ان کا Federal resources کے اندر جو جائز حق تھا، وہ ان کو نہیں دیا گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس حکومت کی اور بالخصوص Finance Minister کی سب سے بڑی ناکامی ہے۔

and the Finance Minister should have resigned because this was his commitment to the nation that he will give a new NFC Award and the Budget will be formed on that NFC Award.

آج چھوٹے صوبے یعنی صوبہ پختون خواہ، صوبہ سندھ اور بالخصوص صوبہ بلوچستان کو اپنے budgets بنانے میں دشواری ہو رہی ہے۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے Opposition اس laying of the Budget کے time پر House میں موجود نہیں ہو گی کہ پرانا NFC Award یہاں پر پھر نافذ کیا گیا ہے۔

(اس موقع پر Opposition ایوان سے walkout کر گئی)

Mr. Acting Chairman: Thank you, there is a message from the National Assembly regarding transmission of the Finance Bill. You had a marathon Session.

Makhdoom Syed Faisal Saleh Hayat: Mr. Chairman, sir, certain insinuating remarks have been made by honourable members.

Mr. Acting Chairman: Let us forget it, let us not be acrimonious. they have said and they have gone.

Makhdoom Syed Faisal Saleh Hayat: But you do not want me to respond to some of those remarks.

LAYING OF FINANCE BILL 2004.

Mr. Acting Chairman: But points of order are not responded. Your, was a special case, I gave it. So, let us forget it. Let us pay more attention to the House. There is a message from the National Assembly regarding transmitting of the Finance Bill, 2004 which reads as under:

In pursuance of proviso to Clause-1 of Article-73 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I have the honour to transmit herewith a copy of the Finance Bill, 2004 which has been introduced in the National Assembly on 12th June, 2004, containing the Annual Budget Statement to the Senate for necessary action. Mr. Shaukat Aziz, Minister for Finance and Revenue, just made a marathon speech, please to move item No.2 of the agenda. Mr. Minister.

جناب شوکت عزیز: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

Mr. Chairman, I beg to lay on the table of the Senate a copy of the Finance Bill, 2004, containing the Annual Budget Statement under Article-73 of the Constitution, for making recommendations, if any, thereon to the National Assembly.

Mr. Acting Chairman: Copy of the Finance Bill stands laid. Mr. Shaukat Aziz Minister for Finance and Revenue to move item No.3 of the agenda.

Mr. Shaukat Aziz: Mr. Chairman, I beg to move that the Senate may make recommendations, if any, to the National Assembly on the Finance Bill 2004 containing the annual budget statement under Article 73 of the Constitution.

Mr. Acting Chairman: Thank you. Article 73 of the Constitution provides that the Senate after a Money Bill including the Finance Bill containing the annual budget statement has been transmitted, may within seven days make recommendations thereon to the National Assembly. Can we have order in the House Mr. Shahzad. After the Bill has been laid on the table of the House, a member may, within two days, give notice of a proposal for making recommendations together with the statement of reasons for such proposal in writing to the Secretary.

Now these recommendations have to be with reference to the Finance Bill and annual budget statement. A recommendation having no relevance to the Finance Bill of the annual budget statement is outside the purview of Article 73 and hence not admissible. Since the Finance Bill 2004 containing annual budget statement has been laid on the table of the House today i.e. 12th June, 2004, (Ejaz Sahib can I have your attention) a member desiring to give a notice of a proposal for making recommendations to the Finance Bill, 2004 or annual budget statement,

should submit such notice to the Senate Secretary by 12 noon on Tuesday the 15th June, 2004, at the latest. These recommendations would be placed before the House and three Motions one each of recommendations of Treasury, MMA and ARD would be moved in the evening session on the 15th June, 2004. These recommendations would be referred to Senate Standing Committee on Finance. The Committee shall consider these recommendations on 16th and 17th of June, 2004 and would submit its report in the late evening night of 17th June, 2004. In the mean time the Senate would meet twice a day on the 15th, 16th and 17th June, 2004.

The Senate would consider the report of the Committee and finalize its recommendations on 18th and 19th June, 2004 and I would like to add here that any other member who desires to be present or participate in this meeting is here to ask the Chairman.

The House stands adjourned to meet again on Tuesday the 15th June, 2004 at 10.00 A.M.

[The House was then adjourned to meet again at 10.00 of the clock in the morning on Tuesday, 15th June, 2004]